شذرات

ماہنامہ الولی کے پچھلے شمارے کے شذرات میں میری طرف سے رابطہ عالم اسلام کی کانفرنس منعقدہ مکہ مکرمہ میں پیش کئے ہوئے مقالے کے ابتدائی حصہ کا ترجمہ دیا گیا تھا۔ اور یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ بقیہ دوسری اشاعت میں شائع ہوگا۔ لیکن وہ مضمون کتابوں میں رکھا گیا تھا۔ جب ترجمہ کے لئے اس کی تلاش کی گئی تو وہ ہاتھ نہ آسکا جس کا بڑا افسوس ہے۔ انشاء اللہ جب ہاتھ آیا تو وعدہ پورا کیا جائے گا۔ فی الحال عالم اسلام کے بہت بڑے محقق عالم، حنفی مذہب پر وسیع عبور رکھنے والے اسکالر کا حضرت امام زفر رضی اللہ عنہ کی حیات پر لکھا ہوا ایک مقالہ لمحات النظر فی سیرۃ الامام زفر رضی اللہ عنہ کا ایک نیا شائع شدہ ایڈیشن مل گیا، اس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ علامہ موصوف کے رسائل پاکستان میں نایاب تھے۔ لیکن آفرین ہے ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی کو کہ اس نے ان نایاب رسائل کو چھاپنے کا بار اٹھایا ہے۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء۔

امام زفر کا نسب اور ولادت

امام، مجتہد مطلق، امام ابوحنیفہ کے جلہ شاگردوں سے مقدم کا اسم گرامی ابوالہذیل زفر عنبری بصری ابن ہذیل بن (زفر بن ہذیل بن) قیس بن سلیم بن مکمل بن قیس بن ذہل بن ذؤیب بن جذیمہ بن عمرو بن جحور بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم بن مر بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہے۔ اسی طرح ابن خلکان نے اپنی تالیف وفیات الاعیان میں واقدی کی متابعت میں آپ کا نسب بیان کیا ہے ان الفاظ کے سوا جن کو دو قوسوں کے درمیان لایا گیا ہے اس کا مدار ابوبکر دولابی کی روایت پر ہے جیسا کہ آگے آئے گا۔ ابونعیم اصبہانی نے تاریخ اصفہان میں جو کچھ لکھا ہے وہ اس کے کچھ مخالف ہے۔ ابوالشیخ نے (طبقات المحدثین باصفہان) میں امام زفر کا جو ترجمہ لکھا ہے وہ مکتبہ ظاہریہ دمشق میں

محفوظ ہے ۔ ابو نعیم نے بھی تاریخ اصفہان میں ذکر کیا ہے وہ لیڈن میں چھپ گیا ہے

امام زفر بن ہذیل اصفہان میں ۱۱۰ھ کے اندر اپنے والد کے وہاں عہد حکومت میں پیدا ہوئے اور آپ کی وفات بصرہ میں ۱۵۸ھ میں ماہ رمضان میں جیسا کہ ابن خلکان نے کہا ہے ۔ اس طرح منصور عباسی سے آپ کی وفات چار ماہ پہلے ہوئی کیونکہ وہ اسی سال ، ذی الحجہ میں فوت ہوئے ۔ یعقوب بن شیبہ نے جو یہ کہا ہے کہ امام زفر کی وفات مہدی بن منصور عباسی کے عہد میں ہوئی وہ بات ان کی شاذ اور مشہور کے خلاف ہوئی ابن شیبہ کے جو تابع ہوئے وہ ہوئے لیکن جمہور کی رائے پہلی روایت کے موافق ہے ۔

صیمری نے یعقوب بن شیبہ سدوسی کی روایت سے لکھا ہے کہ اس نے کہا زفر بن ہذیل عنبری ان میں سے ہے اس کی کنیت ابا الہذیل ہے وہ حدیث کے راوی تھے ۔ اور رائے میں بھی نظر کی پھر رائے اس پر غالب آگئی اور صاحب الرائے کہلائے اور بصرہ میں وفات پائی اور خالد بن حارث اور عبدالواحد بن زیاد کی طرف وصیت کی اور آپ کا باپ حاکم تھا ۔ اور مرنے کے وقت بھی وہ اصفہان کا حاکم تھا اور اس کا بھائی صباح بن ہذیل صدقہ بنی تمیم پر تھا اور زفر خالد بن حارث کی بہن کے شوہر تھے اور مہدی کی اول خلافت کے دور میں وفات پائی ۔ ۱۵۸ھ میں خلافت مہدی کا اول ذی الحجہ کا آدھا ہے ۔ اس کے والد ابو جعفر منصور کی وفات کے بعد چونکہ میں سات تاریخ ذی الحجہ کو ہوئی تب زفر کی وفات مہدی کی اول خلافت میں نہ ہوئی جب کہ اس کی وفات اس سال کے شعبان میں ہوئی ۔ اس رسالے کے آخر میں ہم آپ کی وفات کے بارے میں بحث کرینگے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ابن ابی العوام کہتا ہے کہ مجھے محمد بن احمد بن حماد نے زکریا بن خلاد ساجی سے روایت کی ہے کہ حدیث کی ہم کو اصمعی نے کہ کہا داود بن یزید بن مہلب نے اپنے باپ سے کہ امام زفر بن ہذیل یزید بن مہلب کے پاس آئے اور وہ حجاج کے قید میں تھے تب اس کے بیٹے مخلد سے کہا : کیا تو مجھے اپنے باپ سے اندر جانے کی اجازت مانگتا ہے ؟ اس نے اجازت مانگی اور یہ وہاں داخل ہوئے اور کہا السلام علیکم ایہا الامیر تیرا مرتبہ اس سے بلند ہے کہ تجھ پر کسی دوسرے کی مدد مانگی جائے یا تجھ سے مدد مانگی جائے اور تو نے پاس بوجھ اٹھانے والوں کا بوجھ اٹھایا ہے اس نے کہا میں نے آپ کے لئے اسی کی سفارش کی ہے اور اس جیسے اور بار کی بھی سفارش کی ہے زفر نے کہا کہ بخدا میں اس کو قبول نہیں کرونگا یزید نے کہا کیوں ؟ کہا میں نے تیرے لئے اپنی عزت سے زیادہ خرچ کیا ہے اس سے جو تو نے اپنے مال سے خرچ کیا ہے ۔

ابن ابی العوام نے کہا : کہا ابو بشر (دولابی نے) زفر بن ہذیل یہ امام ابو حنیفہ کے ساتھی زفر بن ہذیل فقیہ کا دادا ہے ۔ جیسا بنو امیہ میں ایسے تھے جیسے برامکہ عباسی حکومت کے دور میں جود اور بلند مرتبہ میں ۔ یزید بن

مہلب کا حال جو دیکھ ابن خلکان کی تاریخ اور تاریخ ابن کثیر وغیرہ میں دیکھنا چاہیئے۔ حجاج اور اس یزید بن مہلب کے درمیان میں نہایت بدگمانی تھی۔ یہاں تک کہ حجاج نے اس کو جیل میں رکھا اگرچہ عبدالملک اس سے راضی نہ تھے۔

یزید بن مہلب جیل میں بھی اس طرح جود و سخا کرتے رہے۔ اس کا جواد لوگوں میں کوئی نظیر نہیں ہے۔ زفر کا اس بدلے کو قبول نہ کرنا۔ اس کی نہایت جوانمردی پر دلالت کرتا ہے اس کے بعد بھی کہ انھوں نے ابن مہلب کی جوانمردی کو دیکھا۔ یعقوب بن شیبہ کے بیان میں خالد بن حارث مذکور بن العنبر میں سے تھے اور ثقہ حفاظ میں سے تھے، ابونعیم اصفہانی تاریخ اصفہان میں کہتا ہے (زفر کے والد ہذیل یزید بن ولید بن عبدالملک کی خلافت کے دور میں اصفہان میں تھے اور برزامان قریہ میں رہتے تھے اور اس کے تین بیٹے تھے؛ کوثر، ہرثمہ اور زفر۔) ابونعیم نے ان کے بھائیوں کا بالاستیفاء بیان نہیں کیا جیساکہ آپ نے دیکھا۔ یعقوب بن شیبہ کے کلام میں صباح بن ہذیل کا زفر کے بھائیوں میں شمار ہو چکا ہے۔ واللہ اعلم۔

زفر کا امام ابوحنیفہ سے اتصال

صیمری نے کہا: خبر دی ہم کو عبداللہ بن محمد اسدی نے کہ خبر دی ہم کو ابوبکر دامغانی نے فقیہ نے کہا خبر دی ہم کو طحاوی نے کہا خبر دی ہم کو محمد بن عبداللہ بن ابی ثور نے کہا خبر دی ہم کو محمد بن وہب نے کہا: زفر کا امام ابوحنیفہ کی طرف انتقال کا یہ سبب تھا کہ وہ شروع میں اصحاب الحدیث میں سے تھے کہ ان کے اور ان کے ساتھیوں کے پاس ایک مسئلہ آیا جس کے جواب سے سب عاجز آگئے تب امام ابوحنیفہ کے پاس آیا اور اس مسئلے کے متعلق ان سے سوال کیا۔ جس کا انھوں نے اس کا جواب دیا تب زفر نے ان سے کہا کہ یہ کہاں سے کہا؟ امام صاحب نے کہا کہ فلاں حدیث کی وجہ سے اور قیاس کا بھی اسی کا موید ہے پھر امام صاحب نے ان سے کہا کہ اگر یہ مسئلہ اس طرح ہو تو اس کا کیا جواب ہوگا؟ تو زفر نے کہا کہ جس طرح پہلے مسئلہ کے اندر میں عاجز تھا اسی طرح اس میں مزید عاجز ہو گیا تب امام صاحب نے فرمایا کہ اس کا یہ جواب ہے پھر مجھے دوسرا مسئلہ پیش کیا اور اس کا بھی جواب دیا اور وجہ بیان فرمائی۔ امام زفر کہتا ہے کہ پھر میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور ان سے ان مسائل کے متعلق سوال کیا وہ مجھ سے زیادہ بے خبر تھے۔ پھر میں نے ان کو جوابات بتلائے اور ان کی علت بھی بیان کی۔ انہوں نے پوچھا کہ یہ کہاں سے لائے میں نے کہا امام ابوحنیفہ سے ان مسائل کی وجہ سے میں حلقہ کا مخصوص آدمی بن گیا۔ اور امام ابوحنیفہ کی طرف چلا گیا اور ان دس اکابر کا ایک ہوا۔ جنھوں نے امام ابوحنیفہ سے مل کر کتابیں تدوین کیں) ابن فضل اللہ عمری نے (مسالک الابصار) میں اس خبر کو بعینہ طریق طحاوی سے نقل کیا ہے۔